اخبار
صداقت آثار
ہفتہ وار پنجشنبہ کو شایع
ہوتا ہے قیمت اسکی پیشگی ہر خاص
وعام سے بلا محصول ۔۔ روپیہ
محصول ۔۔ سالانہ مقرر ہے
کارسپانڈنٹوں کو اخبار مفت دیا جاتا ہے
بشرطیکہ مضمون
ہفتہ وار
بھیجیں

پنجاب نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

درخواست
کسی صاحب کی
خدمت میں یہہ اخبار
روانہ نہیں ہوتا جن خریداروں
کو یہہ اخبار بند کرنا ہو وہ بذریعہ
کارڈ اطلاع دیں اخبار واپس نہ فرماویں
مضامین مفید عام مفت شایع
ہوتے ہیں اشتہارات
فی سطر
۲ر

نمبر ۵۰ | مطبوعہ ۱۵ دسمبر ۱۸۸۱ع بروز پنجشنبہ | جلد ۱۵

نور افشاں

مطبوعہ ۱۵ دسمبر ۱۸۸۱ع بروز پنجشنبہ

عرصہ تین سال سے سہارنپور مسیحی کلب کے درمیان ٹمپرنس سنگ پرسا ہی ہر ہو کر تی ہے جنکا شمار روز بروز ترقی پر ہے اس مجلس کی غرض شراب اور ہر قسم کی نشی شے کے استعمال کو ترک کرنا ہے۔ اس مجلس کی التجا ہے کہ ہندوستان کی کلیسیاؤں کے مسیحی انکا ساتھ دیں ۔

خوشی کی خبر ہے کہ یو۔ پی مشن سیالکوٹ کے ڈاکٹر پادری مارٹن صاحب امریکہ سے واپس سیالکوٹ میں تشریف لے آئے مسز مارٹن کے فوت ہو جانیکا صدمہ ایسا تو نہیں گذرا کہ یہہ غم انکے دل سے جاتا رہے کیونکہ ایسی شریف اور عزیز دجسکو سیالکوٹ و ظفروال کی کلیسیا کی ماں کہنا چاہئے مسیحی لیڈی جسکا نعم البدل ایک مدت کے لئے نہایت مشکل ہے اس جہان فانی سے اپنے عزیز شوہر اور لڑکے بچوں کو چھوڑ کر دفعتاً عالم جاودانی کو سدھاری تاہم امید کیجاتی ہے کہ صاحب موصوف نہایت اطمینان اور صبر سے خداوند کے کام میں سرگرم رہینگے خدا انکے ساتھ ہو ۔

انکم ٹکس کی نسبت کوہ نور کے کارسپانڈنٹ نے ذیل کے خیالات ظاہر فرمائے ہیں ۔

"ایک معتبر ذریعے سے یہہ خبر حاصل ہوئی ہے کہ مسٹر آر۔ ایم ڈین صاحب انکم ٹکس کمشنر پنجاب مقرر ہوئے ہیں قبل ازیں ہم یہہ سن چکے ہیں کہ برہما کے الحاق کی طفیل سے ہندوستان کے بجٹ میں کمی عاید ہوئی ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے ایک تجویز سوچی گئی ہے کہ انکم ٹکس کی آمدنی کو حتی الوسع بڑہایا جاوے جو لوگ رموز مملکت سے بیخبر ہیں۔ وہ تو اس تجویز کو نانی خصم کرے دو مہتوں کو چٹی پڑے۔ کی مثل کا مصداق سمجھینگے جنہوں نے علمی طبیعت پائی ہے وہ پوچھینگے کہ آمدنی کی ایزادی کی اور کونسی صورتیں باقی ہیں کیونکہ موجودہ حالت میں بھی

کسے نماند کہ دیگر بہ تیغ ناز کشی
مگر کہ زندہ کنی خلق را و باز کشی

البتہ جو چند اقسام کی آمدنی حال کے قواعد کے روسے مستثنیٰ کی گئی ہے اگر اسکو بھی ٹکس کی آہنی زنجیر میں جکڑ دیا جائے تو بیشک کچھہ دل لیا ہو ہی جائیگا مثلاً اگر مذہبی کارخانوں وغیرہ کی آمدنی بھی شامل ہو جائے تو ٹکس کا محصل ضرور تاً زیادہ ہو جائیگا اگر ایسا ہو تو اس لحاظ سے کہ

مرگ انبوہ جشنے دارد ۔ اچھا ہوگا"

خیر یہہ تو طنز و مزاح و تمسخر کی باتیں ہیں۔ پر اتنا کہنا کچھ بیجا نہوگا کہ ہندوستان کی اتنی آمدنی آخر غرق کہاں ہوتی ہے۔ نہ چور کا ڈر نہ کانٹے کا خطر کہیں لڑائی نہیں فساد نہیں۔ ایک صرف بیچارہ غلام ہندوستان ٹکس کی چکی میں دلا جاتا ہے اسپر بھی اکتفا نہیں اب پیسنے کی مرضی ہے۔ خدانخواستہ اگر کہیں بھاری جنگ ہو پھر تو بری بنے۔ آثار بھی نظر آ جائیگا۔ ایک تو آئے دن قحط ہی نہیں چھوڑتا اب آپ صلاح دیتے ہیں کہ مذہبی کارخانوں کی بھی صفائی ہو۔ اچھی صلاح دی۔ ع ہماری جان گئی آپ کی ادا ٹھہری۔

وزیرے چنیں شہریارے چناں ٭ جہاں کے نگیرد قرارے چناں

غلام نبی امرتسری اور قدرت اللہ بٹالوی

ذیل میں ہم ایک خط کی نقل کرتے ہیں۔ جو غلام نبی امرتسری نے مرزا غلام احمد پیغمبر قادیاں کو لکھا۔ وہ اصل خط ہمارے پاس آیا ہے ناظرین ذرا اسکو بخوبی ملاحظہ فرماویں۔ اور دیکھیں کہ اب قدرت اللہ کا کیا حال ہے اگر ہم اپنی طرف سے کچھہ کہتے۔ تو غالباً ہم پر جھوٹ کا بہتان لگاتے لیکن اب اس خط سے صاف پایا جاتا ہے کہ جس امید پر قدرت اللہ مسلمان ہوا تھا۔ وہ پوری نہوئی کیونکہ اگر وہ صرف دین کی خاطر اور محمدی دین کو حق سمجھکر محمدی ہوتا۔ تو ہرگز شاکی نہوتا بلکہ بڑی

وائٹ برخت صاحب کے لئے تو لوگوں نے خوشی کی۔ اور خرچ کیا مگر اسکو کچھ نہ دیا چھاتی پر سانپ لوٹ رہے ہونگے۔ اب جذبہ باہمیک سے تو غالباً کامیابی نہوگی۔ بہتر ہو کاسہ گدائی ہاتھ میں لے لیں۔ وجو ہذا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مخدوم و مکرم بندہ جناب مرزا غلام احمد صاحب دام فیضہٗ السلام علیکم۔ بعد تسلیمات واضح رائے شریف باد کہ یہ کمترین دونیاز نامہ دربارہ جناب مولوی قدرت اللہ صاحب بٹالوی کے ارسال خدمت شریف کر چکا ہوں۔ جسکے جواب میں آنجناب نے لکھا تھا کہ ہم مولوی صاحب موصوف سے سلسلہ اتحاد جاری رکھینگے ہر وقت میں پھر اُسی امر کو یاد دلاتا ہوں کہ آپ مولوی صاحب کے حال سے فراموش نہ ہوویں ہر چند یہ امر اس خاکسار سے مخفی نہیں ہے کہ آپکو انکا بہت خیال ہوگا .... مولوی عبد العزیز نومسلم مسعود ون کا ہوا بٹالہ گئے تھے اُنہوں نے مولوی قدرت اللہ صاحب کو بٹالہ کے مسلمانوں کے عدم سلوک کا نہایت ہی شاکی پایا۔ بلکہ انکی طرف سے بہت ہی مایوس تھے۔ بلکہ شیخ عبد العزیز صاحب نے ایک اور ذکر کیا جو خبر بٹالہ کے مسلمانوں پر بہت بڑا اثر پیدا کرنیوالی ہے کہ پادری وائٹ برکٹ جو بٹالہ میونسپل بورڈ کے پریزیڈنٹ بٹالہ میں ولایت سے آنے پر شہر کے مسلمان و ہندوؤں نے نہایت خوشی ظاہر کی یعنے چراغاں و آتشبازی سے اُسکی پیشوائی کی گویا جیسا کہ کسی لارڈ کی آمد پر ہوا ہی یوں تو تمام کے مسلمانوں کی تعداد بیحد ہے۔ مگر اسلامی جوش و حمیت والے زمانہ کی چال ڈھال کو سمجھنے والے بہت تھوڑے ہیں میری ناقص رائے میں آپ کی طرف سے مولوی صاحب کے ساتھ اسطرح سلوک کی امید ہو سکتی ہے کہ آپ اپنے احباب مثل مولوی نورالدین حکیم جموں و ڈپٹی شیخ علیشاہ صاحب و جناب محمد حسین صاحب وزیر اعظم پٹیالہ و شیخ مہر علی صاحب و شیخ عبد الحق صاحب کے ٹنٹ شملہ و میاں الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ لاہور وغیرہ وغیرہ کے پاس آپ اپنے نوازشنامہ پر جوش ارسال کریں جنمیں مولوی قدرت اللہ صاحب کا حال درج ہو مجھکو ..... امید ہے کہ ضرور کامیابی ہوگی۔ مجھ عاجز سے جسقدر کوشش ہو سکتی ہے کر رہا ہوں۔ اور آئندہ کرنیکا ارادہ رکھتا ہوں ...

...... نقد آپکا دعاگو غلام نبی از امرتسر ....

کیوں غلام نبی صاحب قدرت اللہ کے لئے ٹکڑے مانگتے مانگتے پادری وائٹ برخت صاحب پر کیا خفگی آگئی ہے یہ معلوم نہیں کہ پادری صاحب ممدوح سے مسلمانان بٹالہ کو کیسے کیسے فیض پہنچے ہیں آپ اہلیان بٹالہ کی خوشی پر حسد کسوجہ سے کرتے ہیں شاید اسی لئے کہ پادری صاحب کیلئے مسلمان خوشی کریں۔ اور قدرت اللہ کو ٹکڑہ بھی نہ دیں۔ جناب آپ نے کیوں نہ دکھایا دُور انکو احسان فراموش و محسن کش بتانا چاہتے ہیں۔ ناظرین قدرت اللہ کی حالت دیکھیں کہ جب نہ دو کس تھا کہ وہ رکابی مذہب ہیں سکے کا انکو ادھر ہوگئے جب ناامیدی ہوئی تو شکایت۔ صاحب صبر کرو۔ خدا نے ہاتھ پاؤں دئے ہیں کسی مسجد میں بیٹھ جاؤ جمعرات کے ٹکڑے مل ہی رہینگے۔

پادری وائٹ برخت کی نسبت آپکا حسد صاف کمینگی پر دلالت کرتا ہے مثل ہے تیلی کا تیل جلے مشعلچی کا پیٹ پھٹے۔ ہاں شاید آپ چاہتے ہونگے کہ میونسپل کمیٹی نے قدرت اللہ کو محمدی ہونے کے عوض کچھ نہیں دیا۔ جناب من اس جلن سے آپ بیفائدہ جل رہے ہیں پادری صاحب موصوف سے تو کل شہر نے فیض حاصل کیا ہے۔ چھوٹا بڑا اُنکے دیدار پُرنور سے شادان ہے کہو تو ۲-دسمبر میں یوں تحریر کرتا ہے وہ ہندو ہو کر خوش ہے۔ آپ محمدی ہو کر جل بھن رہے ہیں۔ اور بیفائدہ۔

"پادری وائٹ برخت صاحب سابق پریزیڈنٹ کمیٹی میونسپل بٹالہ کی ولایت سے تشریف آوری کے باعث میونسپل کمیٹی میں جلسہ عظیم الشان ہوا روشنی چراغاں کی نہایت رونق تھی۔ دو رویہ کان کمیٹی کے راستہ پر دروازے نہایت خوبی سے سجائے گئے تھے ٹھیک ساڑھے سات بجے رات کے پادری صاحب باجہ انگریزی کے ساتھ کمیٹی میں تشریف لائے ممبران کمیٹی اور منشی رامجیداس صاحب پریزیڈنٹ و تحصیلدار نے استقبال کیا۔ بعد تشریف آوری پادری صاحب کو کرسی پر ادب کے ساتھ بٹھایا گیا۔ اور ایڈریس شکریہ کے پڑھے گئے جنمیں آپ کے اوصاف حمیدہ کی تعریف تھی۔ اور منشی رامجیداس صاحب پریزیڈنٹ کی حسن کارروائی کمیٹی کا بھی ذکر تھا۔ ایڈریس پیش ہونیکے بعد پادری صاحب نے جمیع ممبران اور صاحب پریزیڈنٹ کا شکریہ ہوا۔ حالات کمیٹی اوا کیا۔ بعد ضیافت کمیٹی کی جانب سے اُنکو اور ممبران کو اور معزز مہمان کو دی گئی۔ اس جلسہ میں منشی رامجیداس صاحب تحصیلدار پریزیڈنٹ کی کارروائی قابل تعریف تھی۔"

آریا گزٹ فیروزپور کا صریح جھوٹ

آریا گزٹ مطبوعہ یکم دسمبر ۱۸۹۲ء میں خبروں کے سلسلہ میں ایک خبر یہ تھی کہ "ریاست جھینبہ میں ایک رزیل عورت کو جو باعث زناکاری برادری سے خارج کی گئی تھی عیسائیوں نے بپتسمہ دیکر شامل کر لیا۔ مبارک۔"

اے آریو کب تک جھوٹ سے ملک کا ستیاناس کروگے۔ آخر خدا کا خوف کرو ایسا جھوٹا الزام توبہ توبہ۔ اس خبر کی نسبت ایک صاحب (راقم محمر کا جھیبری) نے ہمارے پاس ذیل کی تحریر بھیجی ہے۔ اور خاص جھینبہ سے ارسال فرمائی ہے سنا ہے کہ آریا صاحبان نے ایک جھوٹا الزام بیچاری مسیحی کلیسیا پر لگایا ہے اور اپنے گھر کی اخبار آریا گزٹ میں پنجاب کے ناواقف دوستوں کو گمراہ کرنیکی غرض سے شائع کروایا ہے کہ جھینبہ میں ایک رزیل عورت جو باعث زناکاری برادری سے خارج کی گئی تھی عیسائیوں نے بپتسمہ دیکر شامل کر لیا۔ یہ بالکل گپ ہے۔ اسجگہ کوئی ایسی عورت عیسائی نہیں ہوئی۔ افسوس کہ یہ عاریہ دینداری اور یہ اُسکے پھل آجتک تو ہم خاموش تھے۔ مگر اب مجبوراً انکو کچھ کہنا ہی پڑا ایسی ایسی بلا جگت پرہیزگار شکلوں کو دیکھکر افسوس آتا ہے۔ عبلدان گیڑ کیل سے بھی کچھ ہوگا۔ آپکے وید کی یہی اور انکی تعلیم کی سچائی دیکھیں یا اس روحانی تعلیم کے پھل دیکھیں کہ کیا نہ تھی اور ابھی کیا کچھ نہ دکھینگے شاباش آپ تو گپوں کی کان ہیں۔ ایسی من گھڑت گپیں۔

ایسی باتوں کو تو پیانندی کی کہنا مناسب ہے۔ شاید آریہ سماج کا یہی اصول ہی ہوگا ہم چاہتے ہیں کہ کوئی مرد خدا ہمارے ان ناصح آریہ دوستوں کو اس بیت کا مطلب سمجھا دے۔

زنخو در شتت بے مروت را گوئے
بارے چو عسل نمیدہی نیش مزن

سنو بھائی آریو!!! آپکی ایسی گپوں سے خدا کے بندوں کا نقصان نہیں ہو سکتا۔ اگر آپکے پاس کچھ صداقت ہے تو اُسکا اظہار کرو۔

مراسلات

منشور محمدی کا دوبارہ منتشر ہونا

فارس کے شاعروں میں سعدی بھاشا لکھنے والوں میں جگت کبیر اور زمانہ حال کے لوگوں میں حالی کے مقبول ہونیکی وجہ انکے سچے واقعات کا اظہار دکھاتا ہے۔ ورنہ سعدی۔ یا کبیر یا مولوی الطاف حسین کوئی بڑے شاعر عرفی یا میر آمد شعرا تو نہیں۔ یا انکے کلام یا اشعار میں کوئی خاص لطافت بیانی یا فصاحت لسانی یا کوئی شاعرانہ لن ترانی نہیں جسکے برابر یا جس سے بڑھکے اور وں کے کلام میں نہ ملے حالی کا اسلام کی حالت پر نوحہ کرنا جو شاعرانہ خوبی رکھتا ہے۔ وہ محض یہ ہے کہ انہوں نے سچے واقعات کو اپنے خیالیں کمال دینداری اور سچے انصاف کے ساتھ لکھدیا ہے اور بھی تو سیکڑوں ہزاروں شاعر ایسے ہی سہی کہ شاعری کا دعوے کرنے والے موجود ہیں جنکی دینداری نہیں کرتی اور جنکی اکثر شکایت بھی رہی ہے کہ لوگ انکی زبانی اور شیریں زبانی کی داد نہیں دیتے پر حالی نے ایسوں کی نسبت خوش کہا ہے کہ۔ جو مر جائیں دنیا سے شاعر ہمارے۔ وغیرہ۔

جو حال شاعری کا ہے وہی ہمارے اخباروں اور پیرایہ نگاری کا بھی ہے کہ وہ نور زمانہ ایڈیٹری میرزا عبد اللہ صاحب میں دیکھو اردو زبان کے مضمون نگار و نکارہ کہنا مبالغہ نہیں کیوں ممتاز اور مقبول تھا کیا محض اسیوجہ سے نہیں کہ میرزا صاحب موصوف کمال دینداری سے قطع اوانکی شخصی کمزوریں اور یوں ہی ہی بیوس کیا ہی ہوں) اپنے فرائض منصبی کو پورا کرتے تھے بحرم علی چشتی کے جو ایک معمولی لیاقت کا لڑکا ابھی نوجوان اور ناتجربہ کار ہے مقبول ہونیکی وجہ یہی ہے کہ وہ اپنے ملک اور قوم کی خدمت سچی وفاداری سے کرتا ہے۔ طوطی اور شحنہ اور کئی واہی اخبار ردی ہیں کیا محض اسیوجہ سے نہیں جانتے کہ حضرات شخصی خوبی سے پاک ہیں ع آدم کے دو لڑکے تھے۔ قابن اور ہابیل۔ ہابیل بسبب شخصی دینداری اور رغاترسی کے مقبول ہوا۔ قائن غرور و عداوت رشک و بیجا حسد کے سبب نامقبول ہوکے اپنے بھائی کا قاتل ہوا اسیطرح ہمارے اکثر شائع اخبارات جو نادہندگی یا ناقدری کی شکایت کیا کرتے ہیں۔ خود اسبات کو ظاہر کرتے ہیں کہ انمیں شخصی خوبی اور سچائی نہیں ہے۔ یہی حال منشور محمدی کا ہے۔ نور افشاں مقبول محض اسیوجہ سے ہے کہ یہ صداقت کا خواہاں اور سچائی کا طلبگار ہے منشور کی وفات اسی سبب سے ہوئی تھی کہ وہ سوائے حسد اور بے تہذیبی اور کسی شئے سے مزین نہیں تھا۔ یہ ایک پہلو ہوا+

منشور کی وفات سے ہمنے یہ سمجھا تھا کہ اب ہمارے حضرات اہل اسلام جہالت اور جنگلی اور وحشی خیالات کی تاثیر سے نکلکے تہذیب اور شائستگی میں قدم زن ہوئے ہیں اور منشور جیسے واہی اخباروں کی قدر نہیں کرتے محض اسلئے کہ اسکو تہذیب شائستگی یا صداقت سے کچھ واسطہ نہیں گر ہٹ دھرمی اور بیجا طرفداری سے لیکن اسکے دوبارہ جی اٹھنے سے ہمکو یہ امر خوب ثابت ہوگیا کہ ہمارے برادر اہل اسلام ابھی تک پورے طور پر مہذب نہیں ہوئے اور ہم سخت غلطی میں تھے کہ ہمنے وقت سے پہلے انکی نسبت ایسا گمان کیا۔ خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم۔ گو ہمارا خیال محض نیک نیتی اور سچی ہمدردی اور خیرخواہی پر مبنی تھا ہم اب بھی اپنے برادران اہل اسلام کی بُری حالت پر ہمدردی اور افسوس کرکے انکی نسبت وہی حالی والے مقبول اور منظور شعر کہتے ہیں+

یہی حال دنیا میں اس قوم کا ہے بھنور میں جہاز آکے جسکا گرا ہے

کنارہ ہے دور اور طوفاں بپا ہے یہی خوف ہر دم کہ اب ڈوبتا ہے

نہیں لیتے کروٹ مگر اہل کشتی

پڑے سوتے ہیں بیخبر اہل کشتی

کوئی ہماری مندرجہ بالا تحریر سے یہ نتیجہ نہ نکالے کہ ہم منشور کے دشمن یا اسکے خیرات کے بدخواہ یا اس سے ڈرتے ہیں۔ اس قسم کا الزام اگر کوئی ہمپر لگائے تو ہم اُسے ناانصافی کا مرتکب قرار دینگے۔ ہمکو کسی سے کیا اگر منشور جیسے ہزار اخبار ہوں تو ہمارا کیا نقصان ہے ہم تو صداقت کے خواہاں ہیں اور اگر ہمارا مخالف بھی اپنی سمجھ میں صداقت کو ظاہر کرتا ہے تو وہ اس حیثیت سے ہمارا معاون اور معاضد ہے۔ نہ کہ ہمارا مخالف مگر ہمکو اعتراض ہے تو منشور کے طرز اور ڈھنگ پر ہے جو محض بے تہذیب اور جاہلانہ خس و خاشاک سے پُر ہے۔ ہم ویسے چاہتے ہیں کہ اگر کسیکو ہمارے خداوند و نجات دہندہ یسوع کے سچے مذہب دین پر کچھ اعتراض ہو تو بیشک کرے ہم خوش ہیں۔ اور ہم بھی اُسکے جواب میں حتی الامکان حاضر ہونگے۔ مگر کسی امر کا جواب دینا اور بات ہے۔ اور کسیکو گالی دینا اور۔ منشور جواب عوض بدزبانی اور قبیح قسم کے کلام کرتا ہے اور اُسکی ناکامیابی اور نامقبولی کی کنجی صرف اسی بات میں ہے ہمکو افسوس ہے کہ منشور موت کی سزا پانیکے بعد بھی اپنے قصور سے آگاہ نہیں ہوا اور اسکے پہلے ہی نمبر میں وہی پرانی طرز اور وہی پرانی کہانی ہے۔ شاید اسکو ابتک معلوم نہیں کہ زمانہ نے بڑا پلٹا کھالیا ہے۔ اور جس قسم کا اسکا وطیرہ ہے۔ وہ فی زمانا نہایت بُری نظروں سے دیکھا جاتا ہے+

پس ہم منشور کے ایڈیٹر اور مہتمم کو دوستانہ صلاح دیتے ہیں کہ اپنے ڈھنگ کو بدلدے اور زمانہ حال کی ولایتی دلعو ۲ اهل الکتاب الا بالتی هی احسن طریقہ سے کلام کرے اور اپنے نامہ نگاروں کی لچر تحریروں پر بڑی تہذیبی سے مصروف ہے تب کامیاب ہوگا (اگر دنیا میں کذب کامیاب ہوسکتا ہو) ورنہ ایکدفعہ تو نامقبولیت کی افیون کھاکے سوگیا تھا۔ پر اسدفعہ اگر ناپسندیدگی کا سنکھیا ملا تو ایسا سوئے گا کہ قیامت تک بھی منشی محمد شریف اُسے نہ جگا سکینگے+

راقم

بندہ ایم حنیف از گوجرانوالہ

بادری جی ایل ٹھاکر داس اور سلاہوری دیو دھرم

واضح ہو کہ آجکل پنجاب میں برہمو ازم کا نام دیو دھرم رکھا گیا ہے۔ برہمو ازم ایک عقلی مذہب ہے جو راجہ رام موہن رائے سے شروع ہوکر اگنی ہوتری صاحب کے وقت تک کسیقدر جاری ہے اسکی خصوصیت صرف یہی نہیں کہ وہ عقلی کہلاتا ہے بلکہ یہ بھی ہے کہ وہ انتخابی ہے جہاں جہاں اسکے پیشواؤں کو اپنی اپنی سمجھ کے

موافق اچھی باتیں ملتی رہی ہیں۔ اُنکو اپنے اصول میں داخل کرلیا ہے۔ اسصورت میں اسکو انگریزی لفظ برھموازم کہنا چاہئے لیکن اگنی ہوتری صاحب نے اپنی تجویز کے موافق اسکا نام دیو دھرم رکھا ہے حالانکہ اسکے بجائے اسکو اگنی ہوتری ازم کہنا بہتر ہوتا ✦

اس فرقہ کے اخبار دھرم جیون مطبوعہ ۲۰ نومبر ۱۸۹۸ء میں عیسویت کے مقابلہ میں اس دیو دھرم کی تعلیم پیش کی گئی ہے اور وہ بھی بندہ کی اُس تحریر کے جواب میں جو مَیں نے اخبار دھرم جیون کے منیجر صاحب کو بھیجی تھی۔ اور وہ یہہ تھی کہ "مجھے اس اخبار سے کسی قسم کا فائدہ نہیں ہوسکتا جب سے برھموازم شروع ہوا یعنے راجہ رام موہن رائے کے وقت سے ابتک کوئی بات برھموازم نے نہیں بتلائی جو ہم مسیحی لوگ نہ رکھتے ہوں یا نہ جانتے ہوں" میرے خط کا یہہ حصہ اور اسپر منیجر صاحب کا جواب جو اُنہوں نے میرے پاس بھی بھیجا تھا۔ دھرم جیون میں شائع کیا۔ اسکے ساتھ آپنے میرے پاس ایک چھوٹا سا رسالہ بنام دنیا کا عالمگیر مذہب بھی بھیجا تھا۔ اس رسالہ پر مَیں نے یہہ رائے اپنے دوسرے خط میں ظاہر کی تھی کہ "ہمارے نزدیک اس رسالہ کی کچھہ حیثیت نہیں ہے جو لوگ شاید ایسی تحریروں سے خوش ہوتے ہونگے اسمیں اگنی ہوتری صاحب نے برھموازم کے ابتدا اور ترقی کا بیان کیا ہے۔ مگر پہلے پیشواؤں یعنے راجہ رام موہن رائے۔ اور کیشب چندر سین پر اپنے تئیں فضیلت دیتے ہیں اسحال میں آپ لوگوں سے ہماری گفتگو تب ہوسکیگی جب پہلے آپ عالمگیر مذہب بنالوگے" میرے اس مضمون کے خط کو دھرم جیون میں درج نکیا ✦

گرچونکہ منیجر صاحب کا جواب میری پہلی تحریر پر ہے اور وہ اسپر ذرا بھی اثر نہیں کرتا ہے اسلئے مَیں نے اُنکے جواب کو ردّی کاغذوں میں ڈالدیا۔ اور جواب دینے کے لائق نہ سمجھا۔ مگر میری اس خاموشی سے منیجر صاحب بیفائدہ دلیر ہوگئے کیونکہ عیسویت کے مقابلہ میں جو باتیں دیو دھرم کی پیش کی گئی ہیں وہ اس خصوصیت کو دیو دھرم میں ذرا بھی ظاہر نہیں کرتی ہیں جو مَیں نے اپنی تحریر میں طلب کی ہیں۔ وہ اعتراض جو آپ نے لکھے ہیں ویسے ہی ہیں جیسے مدتوں سے یونی ٹیرین اور محمدی اور بدعتی اور بڑے پیش کیا کرتے ہیں یعنے ایسی خصوصیت تو ہر ایک مخالف مذہب رکھ سکتا ہے۔ اور اسحال سے برھموازم بھی اُنمیں کسی کی مانند ہو اور یاد رہے کہ ان اعتراضوں کو مسیحی لوگ خوب جانتے ہیں اور جواب بھی جانتے ہیں اور جواب دیچکے ہیں اور دیسکتے ہیں پس اس برھموازم نے ہمیں کیا بتلایا جو ہم نہیں جانتے ہیں۔ خصوصیت برھموازم کی تب جانیں جب برھموازم اپنے **خدا** کا نام بتلادے۔ نہ کہ وہی جو دیگر اہل مذہب کا خدا ہے۔ لیکن کوئی اپنا تجویز کیا ہوا۔ پر اگر وہی خدا اُسکا بھی خدا ہے تو خصوصیت کچھہ نہوئی۔ اور پھر اوصاف بھی بتلادے نہ کہ وہی جو دیگر اہل مذہب جانتے اور مانتے ہیں۔ مگر کچھ اپنی نکالی ہوئی صفتیں۔ اگر یہہ بھی وہی ہیں تو خصوصیت کاہیکی ہے۔ پھر امور نیک و بد کی بنسبت برھموازم کیا بتلاتا ہے۔ جو اَور مذہب والے اور خصوصاً عیسائی لوگ نہیں جانتے اگر وہی باتیں یا مثل اُنکے ہیں تو برھموازم نے کیا بتلایا ہے جو ہم نہیں جانتے یا نہیں رکھتے اور مسیح خداوند کی بنسبت جو کچھ ہم جانتے یا جان سکتے ہیں وہ عقلی بیان نہیں ہے بلکہ الہامی ہے۔ اور عقل کسی دلیل سے الہام کو رد نہیں کرسکتی ✦

البتہ ان اعتراضوں میں ایک بات ہے جو برھموازم کی خصوصیت کے لئے ہوسکتی ہے یعنے وہ جو یورپ کی راشنل ازم میں تھی۔ وہ یہہ ہے کہ "دیو دھرم کی تعلیم کے موافق کسی کتاب پر روحانی علم کا خاتمہ نہیں ہوسکتا" تعجب ہے کہ اگنی ہوتری صاحب نے کئی ایک رسالے روحانی زندگی اور روحانی تعلیم کی بابت چھاپ دئیے ہیں۔ اور اُنکا مطلب بھی یہہ ہے کہ لوگ اُنکی ہدایت کے موافق عمل کریں۔ پس دیو دھرم کی یہہ تعلیم اس حالمیں کچھ حیثیت رکھ سکتی اگر دیو دھرم اپنی کتابیں پیش نکرتا۔ تاہم یاد رہے کہ عیسائی لوگ پیشتر اس سے کہ برھموازم ہندوستان میں جاری ہو اس راشنل ازم کو جانتے ہیں بلکہ انہی کے مغربی ملک سے یہہ وباء یہاں جاری ہوا اور وہی اسکو جاری بھی کرتے ہیں اور کرینگے سو میرا دل مطمئن اس خیال میں بھولے رہیں کہ برھموازم ہمیں ایک نئی اور بے نظیر بات بتلاگئی ہے نہیں نہیں یہہ صرف عیسائی نوخیالی تجویز ہے یا اس سے تجاوز کرنے کا بندوبست ہے۔ ورنہ کیا عیسویت میں برھموازم نہیں ہے؟ یورپ کی راشنل ازم کی تردید میں سیکڑوں کتابیں موجود ہیں جو ہمارے ملک کے برھموازم کا بھی کام کرسکتی ہیں۔ چاہئے کہ اگنی ہوتری صاحب یا اوروں کی کتابیں دیکھتے ہوئے اُن کتابوں کا بھی مطالعہ کیا جاوے۔ اگنی ہوتری صاحب کے رسالے کمترین کے بھی زیر نظر ہیں۔ مگر ایک ایک ایرہ غیرہ کے ساتھ گفتگو کرنیکی فرصت نہیں ہے۔

راقم پادری جی۔ ایل۔ ٹھاکر داس

ایمیٹیشن آف کرائسٹ

الاقتداء بالمسیح

نور افشاں نمبر ۴۵ مورخہ ۱۰ نومبر ۱۸۹۸ء میں بنام جواہرلال صاحب برھمو سماج کے ایک ممبر نے جو مضمون اس کتاب مسیحی کی بنسبت لکھا ہے گویا میری زبان اور قلم سے لکھا ہے۔ سب سے پہلے مَیں نے ۱۸۸۳ء میں بمقام بمبئی دیکھا اور اُسکے پڑھنے سے نہایت درجہ کا روحانی فائدہ اُٹھایا۔ اور اُسوقت سے ابتک جتنا ہی جتنا اُسے پڑھتا ہوں خدا کے فضل سے فائدہ اُٹھاتا ہوں۔ وہ مسیحی خداپرستی خدا کی برحق کتاب سے اور اُسکا اثر ایمانداروں کے تجربوں سے ہوبہو دکھاتی ہے اور پڑھنے والے کے لئے ایک آئینہ پیش کرتی ہے جسمیں وہ اپنا روحانی چہرہ صاف دیکھتا ہے کہ کیسا ہے۔ وہ مبتدیوں اور منتہیوں دونوں کو برابر مفید ہے۔ جتنا ہی پڑھوگے اُتنی ہی تروتازگی روحانی حاصل کروگے مَیں نے بارہا اپنے مسیحی بھائیوں کو اسکے مطالب سنائے اور ترغیب دی کہ اُسے اپنے مطالعہ میں رکھیں کہ میری سمجھ میں وہ اور مسیحی مسافر یہ دونوں ایسی کتابیں ہیں جو خدا کی کتاب کے بعد ہر ایک طالب اور مسیحی مرد کو اپنے مطالعہ میں رکھنا فرض ہے۔ لیکن اس کتاب کی بنسبت بڑی مشکل کی بات یہہ تھی کہ ترجمہ اُسکا ہماری ملکی زبان میں نہوا تھا۔ پر تھوڑا عرصہ ہوا کہ مَیں نے کسی کاغذ میں دیکھا کہ اردو اور ہندی دونوں زبانوں میں ہوا ہے لیکن ٹھیک پتا نہیں ملا کہ کہاں سے اور کس قیمت پر مل سکتا ہے اگر کسی بھائی کو معلوم ہو تو ضرور

نور افشاں میں مشتہر فرمائے۔ تاکہ لوگوں کو فائدہ پہنچا دے +

آخر کو میں صاحب مضمون رام جوایا مل صاحب کو مبارکبادی دیتا ہوں کہ آپ خدا کے فضل سے خدا کی بادشاہت کے نزدیک پہنچے ہیں خدا آپکو اُس سچے نور سے منور فرمائے جس نور کی ایک پانیوالے کی گواہی نے اسقدر روز کی بحث ڈالی ہے۔ ایک بات اور بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک بیچارے ملّاں تو ملا تھا۔ ایک بچہ کو قاف کا لفظ سکھاتا تھا پر توتلے پن کے مارے تاف بجائے قاف کے بولتا تھا۔ اور کہتا تھا کہ جیسے میں کہتا ہوں ویسے مت کہو۔ دوسرے اچھے تلفظ والوں سے قاف کا اچھا سنوار کر دیتا تلفظ تتلا تھا۔ ویسے ہی ہم گندے اور ناپاک بندے ہیں بیشک ہمارے منوز فرآ ہیں اور اس سبب مسیحی دین سکھانیکے قابل نہیں ہیں تو بھی اُس توتلے ملاں کی مانند سچے نور کو آپکو بتاتے ہیں اور رو رو کر عرض کرتے ہیں کہ ہم جیسے مت ہو پر اُس نور سے منور ہو جو دنیا میں آکر ایک کو جو منور ہونا چاہتا ہے۔ نور بخشتا ہے۔ اور نور کا فرزند بناتا ہے۔ ہم میں کچھ بھی بھلائی اور سلامتی نہیں ہے جو آپکو دیکھیں۔ پر خدا کے فضل سے ہماری برائی بھی آپکو کچھ مضر نہ ہوگی۔ ساری خوبیوں اور بھلائیوں کا سرچشمہ آپکے پاس کھڑا ہے جو سب کچھ آپکو دیکھتا ہے۔ ہم اُسیکو رحم اور فضل کے آپکو سپرد کرتے ہیں۔ اور آپکے حق میں دل سے دعا کرتے ہیں کہ جسنے آپ میں اپنا کام شروع کیا ہے۔ وہی اُسے انجام تک پہنچا دے۔ آمین۔

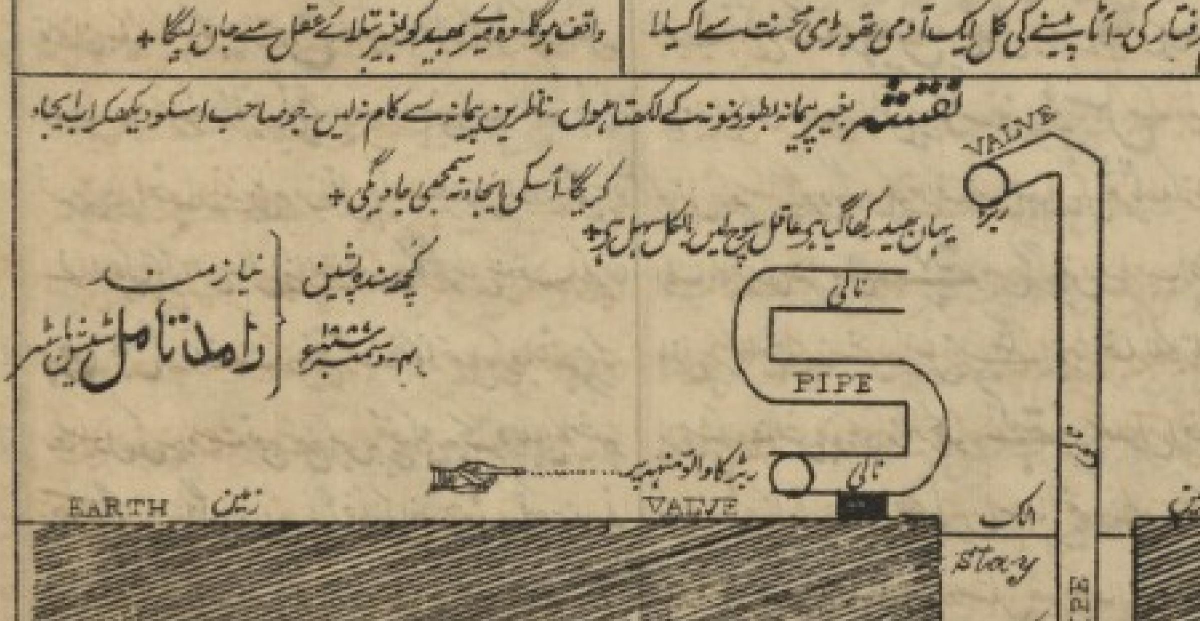
از فقیر **صفدر علی**

بھنڈارہ ۲۴ - نومبر ۱۸۸۴ء

نو ایجاد

جناب ایڈیٹر صاحب نور افشاں۔ تسلیم* آپکے اخبار مطبوعہ ۱۴ نومبر سال حال میں جو ایک ریویو کسی دیسی صاحب نے لکھا ہے میں تہ دلسے ان صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جناب من مجھے طعن جہو کوئی سزا کیوں نہ دیوے مگر میرا دل اسطرف سے ہرگز ہرگز نہ پھریگا میں خود کوشش نہیں کرتا مگر از خود دلسے دلیلیں پیدا ہوتی ہیں جنہیں سچا سمجھتا ہوں مگر دل نہیں پر تدنگا ابھی اچار یا کے مجھے کچھ اچھا نہیں لگتا سرکاری کام سے فراغت ہوتی ہے دل اسطرف از خود دوڑتا ہے شاید آپکا کہنا سچ ہو کہ دو الہ نکلجاوے شک نہیں کیونکہ یہ بھی ایکطرح کا جنون ہے میں شیخچی مارنے کو یہ بات ظاہر نہیں کی کچھ کر کے دکھلاتا تو شیخچی بھی بجا ہوتی پھر بھی دانائی نہیں کیونکہ جو کرتا ہے پرستا کم ہے میں نے صرف دیگر بھائیوں سے صلاح لینے کیواسطے یہ راز کھولدیا تھا اخبار کے ذریعہ کل کی صلاح لیجا سکتی ہے اب حسن لیجئے کہ میں معہ ۲ پا ہوں لیعنے بچا ہوں صرف اس کل کی ہیئت جمع کر رہا ہوں۔ بسبب تنزل ادا کرنیکے جو زمین خریدنے پر پڑھ گیا تھا دیر ہو گئی میں نے اس کام کو اتنا سہل کر لیا ہے کہ اب اس کل کو چلتی دیکھکر نادان بھی جنش نکالینگے نہیں کیا عقل دوڑائی ہوگی کیونکہ تھوڑا کام کر دیا ہے میں نے خود سب پوشیدہ ملکتر اشن و گوند وغیرہ سے نالی بناکر اسٹیشن پر لگائی رات کے ۱۲ بجے اور چھت پر پانی گرا دیا پیالکڑی کا زمین پر پانی سے بھر رکھا جب کل چل پڑی۔ خود یا کسی مشکیں بھر بھر والتا ساہ بہشتی کو بھی خبر دی مگر پانچ سات منٹ ڈالنے کے بعد پانی آہستہ ہو گیا قصہ معلوم ہو گیا۔ اتنے میں نلی پھٹ گئی کیونکہ گوندنی پر جوڑوں کی جگہ ڈھیلی ہو گئی تھی تاہم تریب ۵ اس پیالکے چھت پر چلا گیا۔ اب صرف اتنا باقی ہے کہ ایک عمدہ نمونہ تانبہ کا بناکر آزمایا جاوے اور وہی نمونہ کر کے گورنمنٹ کی خدمت میں روانہ کر دوں۔ مگر مستری کیسے بن سکوں سرکاری کام کا نہیں چھوٹتا خیر کبھی تو خدا امید بر لاویگا۔ پانچ پہیے کی گاڑی بغیر پاؤں ہلانیکے تین آدمیوں کو ۱۰ میل گھنٹہ کے حساب اُسسے گرفتار کی ۱۰ آٹا پیسنے کی کل ایک آدمی تھوڑی محنت سے اکیلا دن بھر میں ۱۰ من آٹا پیسے صرف چار چکر لگیں۔ پانی کوئے سے نکالنے سوا بالکل چھوٹے چکر ایک بڑا کل بالکل سہل ایک اونٹ یا دو بیل دن بھر آسانی سے کام کریں اور آٹھ بیل کی نکالنے لائق پانی کھوہ سے نکلے تیر لکڑی کا جس سے شست نہ چوکے اور انجان آدمی بھی چلا سکے۔ وغیرہ۔ (اب یہ سوچ رہا ہوں کہ کل جو بنا ایسا آسان ہو جس سے بیل بھی نہ تھکیں اور دوگنا بلکہ تگنا کام کرے) گھر کے دروازوں پر اندر کیطرف تختہ لگے جب دروازہ بند ہو تختہ دروازہ کے آگے سے اٹھا رہے۔ ایک گھنٹی دیوار میں لگے جب غیر آدمی نے باوقات گھر کے اندر ڈالا تختہ پر پاؤں آیا اور گھنٹی شروع ہوئی سب جاگ اٹھے۔ دل بادشاہ ہے پیسے دھیلا نہیں۔ مگر تاہم ہمت مانی مرد کا کام نہیں اگر محمد صاحب قریشیوں کے ڈر سے قدم آگے نہ بڑھاتے تو اتنا نام و ملک کیسے لیتے۔ حالانکہ بادشاہ نہ تھے مگر بادشاہوں کو پامال کیا اور پیغمبر کہلائے۔ امریکہ کے امیر نہیں تھے۔ بڑے بڑے حکیم بادشاہ نہیں تھے۔ مگر غریبی سے ہی سب نے پایا ہے اگر میرا مطلب حل بھی نہ ہوا تو بلا سے ہرجہ بھی تو کچھ نہیں۔ اس صاحب بہادر انگریز گٹھو انجینیر اور کرشن داس تھا اور میرے نے میرے سے بھید لینا چاہا تھا مگر دل صاف نہ تھا میں الگ ہو گیا۔ میری پانیکی کل جو بغیر بیل یا انجن کے ایجاد کرنیکی صلاح ہے خدا برلاوے اسمیں ایک نالی سیدھی ایک ٹیڑھی تین والو ایک ہنڈل یعنی دستہ لگیگا ڈگ ہے شکل ایسی ہے صرف تھوڑی سی کل نہیں لکھی جہاں بھید ہے جو جاہے سوچ لے جو شخص تھوڑا بھی کیمسٹری سے واقف ہوگا وہ میرے بھید کو بغیر بتلائے عقل سے جان لیگا +

نقشہ بغیر پیمانہ بطور نمونہ کے لکھتا ہوں۔ ناظرین پیمانہ سے کام نہ لیں۔ جو صاحب اسکو دیکھکر ایجاد کریگا اُسکی ایجاد نہ سمجھی جاویگی +



نیاز مند **رام دتا مل** اسٹیشن ماسٹر
کچھ سندہ شین
۱۴ نومبر ۱۸۸۴ء

نوٹ۔ ہم بھی تماش کرتے ہیں کہ اگر کسی بھائی کو معلوم ہو تو ہمیں آگاہی بخشیں۔ ایڈیٹر

* علیکم السلام ایڈیٹر

خبریں

کلکتہ میں جعلی نوٹ چلائے جانیکی خبر ہے۔ **شہزادہ** وکٹر فرینڈ پرنس آف ویلز آئندہ سال ہندوستان میں ملازمت پر تشریف لاوینگے۔ اور حضور ڈیوک آف کناٹ کے بجائے تخت نشین ہونگے۔ **شاہ ایران** ۴ اپریل کو روانہ واسطے سیر یورپ ہونگے۔ **شاہ** ابی سینیا کا علاقہ مسووا فوج اٹلی نے محصور کر لیا۔ **مشہور** فوٹوگرافر لالہ دیندیال کو نظام حیدرآباد نے ریاست کے تواریخی مقامات کی عکسی تصویریں کھینچنے کے لئے ۱۰ ہزار روپیہ دیا۔ **دو** سانپ ۱۲-۱۲ فٹ لمبے عجائب خانہ بمبئی میں آئے۔ **علاقہ بنگال** میں گذشتہ سال ۷۷۴ آدمی گیدڑوں نے ہلاک کئے۔ اور ۱۹۸ گھڑیالوں نے **کیروسین** تیل پر ۲ فی گیلن ٹکس لگانیکی تجویز ہے۔ **مقام** گاس ضلع بلگام میں ایک عیسائی زمین کھود رہا تھا۔ ایک تلوار اور ایک دیبی کی مورت برآمد ہوئی۔ نہ معلوم کس زمانہ کی ہے۔ **ہانگ کانگ** میں ۱۰ نومبر کو حضور قیصر ہند کی جوبلی منائی گئی۔ **طہران** میں بقرعید کے روز ایک لاکھ بکرا ذبح ہوتا ہے۔ **امرتسر** میں میونسپل کمیٹی نے ٹیکہ چیچک کی نسبت قانون پاس کیا ہے کہ جو شخص خود بخود بچوں کو لیجا کر ٹیکہ نہ لگوائیگا وہ مستوجب سزائے قانونی ہوگا۔ **جرمن** کے ایک علامہ عصر ڈاکٹر نے ٹل وکوئلہ سے جینفیر کھانڈ تیار کی ہے جو سو حصہ چینی سے ۔۳۰۰ درجہ زیادہ شیریں ہے۔ **اخبار** انڈین مرر ناقل ہے کہ مسلمانوں اور دیسی عیسائیوں نے ارادہ کیا ہے کہ اس سال اپنا اپنا علیحدہ کانگرس منعقد کریں۔ **برھما** میں گورنمنٹ نے ٹیکا لگانا شروع کر دیا۔ **خبر** ہے کہ روسیوں کی زبردست فوج سرخ میں پہنچ گئی۔ **بجیرہ چین** کا مشہور قزاق جنگ چی انگریزوں نے گرفتار کر لیا۔ **حضور** قیصر ہند نے ڈیوک آف کناٹ پر اپنے بچوں کو ہندوستان میں لیجانے سے سخت ناراضی کی۔ **روسی** نامہ نگار نوٹووچ بمبئی میں بیمار پڑا ہے۔ **امیر کابل** کے ظلم سے ۴۲۰ آدمی رعایائے افغانستان علاقہ روس میں بھاگ گئے دو کو انہیں سے روس نے نوکری دی۔ **خبر** ہے کہ ڈاکٹر لائٹنر لاہور میں اپنے اصلی عہدہ پر آوینگے۔ **انگلستان** میں تجویز ہو کہ گرجوں اور معبدوں میں ایک کل رکھی جاوے جسپر یہ لکھا ہو کہ تم ایک پیسہ ڈالو اور کوئی دعا یا مناجات کی کتاب نکالو۔ **سول سروس** کے لئے عمر کی حد ۱۹ سے ۲۳ سال کر دینے کی سفارش کیگئی ہے۔ **خدا** نے انسان کو ایک زبان اور دو کان دئے ہیں چاہئے کہ انسان بفائدہ بک بک نہ کرے۔

کہے ایک حبیب حق سے انسان دو
کہ حق نے زباں ایک دی کان دو

بقول نامہ نگار کوہ نور مسٹر ہارڈے صاحب بہادر انسپکٹر مدارس حلقہ جالندھر ماہ اپریل ۱۸۹۱ء میں چھ ماہ کی رخصت فرلو حاصل کرینگے۔ **مدارس** میں مستورات کی طبی تعلیم کو خاطر خواہ ترقی حاصل ہے۔ لیڈیاں جو ڈگری حاصل کر چکی ہیں ہندوستان کے مختلف حصوں میں اچھی پرکٹس رکھتی ہیں۔ **ماسکو گزٹ** لکھتا ہے کہ آزمائش سے معلوم ہوا کہ فرانس اور روس دونوں جنگ کے قابل اچھی طرح تیار ہیں۔ **ویسرائے** کے دربار میں بعض افغانوں کی عزت نہیں کی گئی۔ کرسیوں پر صرف چند سردار تھے۔ باقی سب زمین پر حالانکہ وہ بڑے معزز تھے۔ اس سے لوگ ناراض ہوئے ہیں۔ **قاہرہ** سے خبر آئی ہے کہ جنرل والن ٹائن بیکر پاشا نے عمل الکبیر میں بخار سے قضا کی۔ **جرمنی** میں ایک فریق پیدا ہوا ہے جو چاہے تخریب و قتل بسمارک ہے۔ **چین** میں کوئی مجرم حیلہ پاگل پن سے بچ نہیں سکتا۔ برابر سزا ملتی ہے۔ **وکسفورڈ ڈیسل** کے ایڈیٹر کو اس جرم میں کہ وہ لوگوں کو خلاف امن مجلسوں کی تحریک کرتا تھا ایک ماہ قید کی سزا ہوئی۔ **کہتے** ہیں کہ گریفن صاحب ارث بازار پنجر کا اخبار پر نالش [illegible] کرینگے۔ ایڈیٹر اخبار للکارتا ہے کہ ہاں بیشک نالش ہو۔ اور مزہ دیکھو۔ **کہتے** ہیں محصول اخبار ایک پائی ہو جانیوالا ہے۔ **برھما** میں امسال تخمینہ سے ۵ لاکھ زائد خرچ ہوگا۔ **حکومت** ہندوستان میں امسال ۷۰ لاکھ سے زیادہ گھاٹے کی صورت ہے۔ **ولائت** میں ایک ڈاکٹر نے اشتہار دیا ہے کہ جو مریض میرے علاج سے مر جائیگا اسکی تجہیز و تکفین کا خرچ دونگا۔ **دہلی** کے انسپکٹر پولیس مسٹر مکلنگ کو ۳ ماہ قید سخت معہ جرمانہ کی سزا ہوئی۔ **چین** میں دریائے ٹیڈ کی طغیانی کے باعث بیحد نقصان ہوا۔ ۲ ہزار میل مربع علاقہ بہ گیا۔ ۵۰ بازار ڈوب گئے۔ ہزاروں انسان غرق ہوئے۔ مصیبت زدوں کی امداد کے لئے ۱۰ لاکھ ڈالر گورنمنٹ چین نے عطا کیا۔ اور چندہ جابجا کھولا گیا۔ **روس** کی آمدنی سال گذشتہ میں ۹۸۲ کروڑ روبل بیان کی گئی۔ **گوجرانوالہ** میں کئی ایک لڑکے بارود بناتے ہوئے اوڑ گئے۔ **بمبئی** کے پارسی پھر آئندہ سال ماہ مئی میں کرکٹ کھیلنے والوں کی جماعت انگلینڈ بھیجنے والے ہیں۔ **لاہور** میں ایک مجرم نے مسٹر کینیڈی صاحب مجسٹریٹ کے عین پیشی ایک اینٹ ماری جو چہرہ پر جا کر پڑی جس سے سخت چوٹ آئی۔ مجرم کا چالان صاحب ڈپٹی کمشنر کی عدالت میں ہو گیا ہے +

لطیفہ ایک عورت مجسٹریٹ کے سامنے بزمرہ گواہان حاضر ہوئی۔ جب عمر دریافت کی تو اسنے ۳۵ سال کی بتلائی مجسٹریٹ نے کہا کہ مجھے خوب یاد ہے کہ پانچ برس ہوئے کہ تم کسی مقدمہ کی گواہی میں آئی تھیں۔ اسوقت بھی تونے ۳۵ برس کی عمر بتلائی تھی اب پانچ برس بعد بھی ۳۵ برس کی رہی۔ اسنے کہا کہ میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں کہ جو ایک دفعہ کچھ کہتے ہیں اور دوسری دفعہ کچھ اور۔ دوست

کارسپانڈنس

مولوی الہی بخش صاحب تحصیلدار چکوال کی نسبت سراج الاخبار جہلم اور کوہ نور لاہور نے ایک بے بنیاد اور لغو خبر کو اپنے معزز اور ہر دلعزیز پرچوں میں جگہ دی ہے۔ جسے دیکھکر مجھے سخت تعجب ہوا کہ ایسے شریف متین اور منصف مزاج حاکم کی نسبت کیوں ایسی بے بنیاد کسی دشمن انصاف کی تحریر کو درج اخبار کیا۔ اصل حال یوں ہے کہ۔

مولوی صاحب ایک غیر متعصب شخص خدا دوست منتظم نیک کام اور انصاف سے ہر دلعزیز ہیں۔ محمدیوں ہندوؤں اور

عیسائیوں سے شریفانہ اور یکساں سلوک کرتے ہیں گاہے گاہے اُنکے دینی کاموں میں بھی زر چندہ سے امداد فرماتے ہیں شریر اور بدمعاش لوگ اُنکے نزدیک وقعت نہیں حاصل کر سکتے اور ایسے لوگ بیکار جو کچہریوں میں اہل مقدمات کو بیطرح فریب و دغابازی سے لوٹتے ہیں اُنکا قدم نہیں جمنے دیتے۔ ایسے اشخاص اپنی شرارت سے کب باز آتے ہیں چنانچہ ایک شخص جو بارہا سزا پاچکا ہو پانچ سال سے جگوال میں سکونت رکھتا ہو۔ مقدمہ بازوں اور شریروں کا سرغنہ ہو۔ مولوی صاحب کی عدالت سے بھی سزا قید بھگت چکا ہو۔ تنی سزاؤں پر بھی وہ کسیطرح اپنی کارستانی سے باز نہیں آیا۔ وکیلوں پر مقدمہ دائر کرتا ہو۔ اب یہہ رشوت کا مقدمہ مولوی صاحب پر اسی ذات شریف کی کارروائی ہو۔ جس شخص کی طرف سے یہہ مقدمہ دائر ہوا ہو اُسکے حقیقی رشتہ دار اس عدالت سے سزا پا چکے ہوئے ہیں جنکی عوض سے یہہ مقدمہ ہوا ہو۔ ایک تو یہی خود ذات شریف دوئم ایک ساہوکار جسکے مقدمہ خارج ہونیکے علاوہ اُسکے گماشتہ کو سزا ہو چکی ہو۔ اور ایک امام جسکا کام حکام کے نام سے رشوت ستانی تھا جسکی تحصیلدار صاحب بھی امام سمجھکر عزت کرتے تھے مگر جب اُسکی شرارت معلوم ہوئی۔ تو عدالت سے روکدیا اسی طرح نائب تحصیلدار صاحب کی عدالت سے بھی ہانکا گیا۔ ایسے ہی اشخاص ہیں جو کسی نہ کسیوجہ سے تحصیلدار صاحب سے خصومت رکھتے ہیں۔ درکار سپانڈنٹ نے نام تو اُن سب کے لکھے ہیں ہمنے مصلحتاً درج نہیں کئے۔ ایڈیٹر) سراج الاخبار میں جو مضمون درج ہو اُسکا راقم آنریری مجسٹریٹ ہو۔ حالانکہ اس علاقہ یا ضلع میں ایک بھی آنریری مجسٹریٹ نہیں۔

یہہ بالکل جھوٹا اتہام ہو۔ تحصیلدار صاحب رشوت خوروں کے جانی دشمن ہیں چہ جائیکہ خود لیویں۔ اور پھر رقم بھی کیا موٹی ہو سو۔ آپ خاندانی شریف اور رئیس متمول ہیں آپکے بدر بزرگوار گوجرانوالہ میں آنریری مجسٹریٹ ہیں۔ راقم ارباب دوستال

دوہ ضلع گورداسپور میں ایک نوجوان ۱۰ سالہ لڑکی کسی جسمانی مرض میں مبتلا تھی۔ لوگوں نے اُسکی والدہ سے کہا کہ آسیب ہو۔ لڑکی کے باپ کی غیر حاضری میں اُسکی ماں نے ایک شیطان کے چیلہ کو بلوا کر آسیب دور کرنیکو کہا۔ اُس ظالم نے اپنے عمل کے جوش میں معمول کو ایسا مارا کہ وہ لڑکی بیجان سے جاتی رہی۔ اب کیا ہو سکتا ہو۔ لڑکی کے دونوں پہلو کے نشان تھے رونے پیٹنے لگے۔ شیطانی چیلہ فرار ہو گیا۔ افسوس اس جہالت نے ملک کا کیا ستیناس کر رکھا ہو۔ اسیواسطے تو ہم کہتے ہیں کہ تعلیم نسواں کی ضرورت ہو۔ اور انجیل کی پاک تعلیم سے شیطان دم دبا کر بھاگ جاتا ہو۔

یہاں ایک شخص بینگاں کا رس لگانے کو لایا ہو۔ اُسکے ساتھ ایک بندر قیمتی چار روپیہ کا بھی آیا ہو۔ اُس بندر کا یہہ کام ہو کہ آدمی کیطرح بیلنے میں گنے دیئے جاتا ہو۔ اور دن بھر بیٹھکر کام کرتا ہو عجیب تماشا ہو۔ اچھا مزدور ہاتھ لگا۔ جو کھائے تھوڑا اور کام بہت۔ اگر اس علاقہ میں اسیطرح بندر سکھلائے گئے تو جنگلیوں کی قدر جاتی رہیگی۔ قدر کیا رزق ادا ہو گی قحط تو پہلے ہی سے جانوں کے پیچھے لگ رہا ہو +

نور افشاں نہیں نہیں آپ گھبراویں نہیں پلٹن کی تیاری ہو۔ فوج میں بھرتی ہو جاوینگے۔ آپکو کبھی بندر کے آنیسے اندیشہ پڑ گیا۔ آپکو شاید یہہ فکر پڑ گئی ہوگی۔ کہ یہہ لوگ بندروں کی طرح باعث بیکاری تمہیں ہی نہ نچانے لگ جائیں۔ خوب سوجھتی ہو +

نانکی صاحبونکی خدمتمیں گذارش

صاحب ایڈیٹر نور افشاں

پنڈت والی جی بچہ صاحب نے گیبہ صاحب کی لائف گرمکھی میں لکھی ہو نہیں معلوم قیمت کیا ہو۔ وقایع گرو نانک صاحب نیز نظم میں نہیں معلوم کب تمام ہونگے۔ گو پنڈت صاحب کو گورمکھی اور ہندی زبان میں پوری مہارت نہیں ہو۔ مگر کسیقدر لکھ سکتے ہیں اور بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ پنڈت صاحب کا پتہ ذیل میں درج ہو۔

پنڈت والی بچہ صاحب۔ پورسد ضلع احمد آباد۔

Borsad Ahmedabad Zilla

راقم حسام الدین۔

بمبئی میں جناب پادری کرب صاحب ایم۔ اے اور کرنیل اولڈہیم صاحب کی وعظوں نے یورپینوں اور دیسی مسیحیوں کو بہت فائدہ پہنچایا ہو۔

بمبئی کی دیسی یونیٹین کرسچین ایسوسی ایشن چرچ آف انگلنڈ کا شکریہ بذریعہ تحریر ادا کرنیکی تجویز میں ہو۔

لودیانہ

صاحب کمشنر بہادر جالندھر سے تقریباً ۱۰ اس ہفتہ یہاں تشریف فرما ہو

شہر میں چیچک نمودار ہو۔

مسٹر ہارے صاحب بہادر انسپکٹر مدارس حلقہ جالندھر آجکل طلبا مدارس کے امتحان میں مصروف ہیں۔ اس ہفتہ مشن ہائی سکول کے پرائمری طلبا کا امتحان ہوا ہو جیسا کہ معلوم ہوا کرسچین بوائز سکول کا نتیجہ قابل تعریف رہا۔ دو یا تین لڑکوں کے سواسب پاس ہوئے۔ مشن سکول کے زنانہ کا نتیجہ حال معلوم نہیں۔ لیکن جیسا سنا جاتا ہو قابل اطمینان ہو۔ گورنمنٹ پرائمری سکول کا جو امتحان گذشتہ ہفتہ ہوا تھا۔ اُسکا حال ہم تحریر کر چکے ہیں۔ اسقدر اور کہنا مناسب معلوم ہوتا ہو کہ ہماری سفارش پر جو منشی فضل الٰہی مدرس کی نسبت کی تھی مسٹر بکر صاحب ہیڈ ماسٹر اور انسپکٹر صاحب بہادر نے کا حقہ توجہ نہ فرمائی چنانچہ اسی ہماری تحریر کی بنا پر ہیڈ ماسٹر صاحب سے منشی صاحب کو اجازت درخواست ترقی کی فرمائی۔ اُس عرضی پر جو منشی صاحب نے ہیڈ ماسٹر کی خدمت میں پیش کی ہیڈ ماسٹر نے معمولی جواب لکھ دیا اور نقل گذشتہ ہیڈ ماسٹروں کے سارٹیفکٹ کی اُنکی عرضی کے ساتھ خدمت میں بھیجدی جسپر انسپکٹر صاحب بہادر نے یہہ لکھا کہ پرائمری سکول میں منشی فضل الٰہی کا کام نہایت ہی تسلی بخش ہو اور وہ ترقی کا مستحق ہو۔ اور ساتھ ہی اسکے میونسپل بورڈ کو آگاہ کرتا ہوں کہ ترقی نہیں اگر ترقی دینا اُس مد کو بڑھاوے جو تعلیم کیلئے مقرر ہو میونسپل بورڈ کے ماتحت تقرر درجہ وار ہونا چاہئے اور کوئی جگہ خالی ہو ترقی دینا چاہئے۔ میونسپل کمیٹی میں بھیجدی۔ ابدیکھنا ہو کہ کمیٹی اسپر کیا کارروائی کرتی ہو۔ انصاف یہہ ہو کہ ترقی دیجاوے تاکہ دیگر استادوں کا حوصلہ بڑھے۔ اور محنت سے کام کریں۔ اگر میونسپل بورڈ کیلئے

اشتہار

(۴) (۳)

ہمارے حال کی کچھ آپکو خبر بھی ہے

ای خریداران نور افشاں ۱۸۸۷ء ختم ہونے پر ہے جو خدمت اِس سال میں اس ہیچمیز پرچہ نے آپکی اور ملک کی کی ہے اُسکے بیان کی ضرورت نہیں آپ سب اُس سے آگاہ ہیں مناسب و انصاف یہہ ہے کہ اسکی خدمت کا حق ادا کیا جاوے +

جن خریداروں نے تاہنوز قیمت ادا نہیں فرمائی وہ مہربانی اور دریادلی سے بہت جلد زر چندہ سے مہتمم و کارخانہ کو مشکور فرماویں تاکہ نور افشاں آئندہ سال میں ہمت باندھکر آپکی خدمت کیلئے تیار و مستعد ہو جاوے

تنبیہ - جو خریداران ماہ دسمبر میں سال کے آخر تک قیمت ارسال فرماکر حساب کا فیصلہ نکرینگے اُنسے المضاعف وصول کیا جائیگا یاد رہے +

المشتہر

پادری سی - بی - نیوٹن صاحب مہتمم

غزل

برائے کرسمس ڈے

غضب ہے ابتک گناہ کا کانٹا جگر میں میرے کھٹک رہا ہے
کہ چھوڑ رستہ نجات کا دل کہاں کہاں پہ بھٹک رہا ہے

ہمارے طالع ہوئے ہیں یاور خلک سے آیا زمین پہ داور
ہوا ہے مریم کے گھر میں ظاہر غریب خانہ چمک رہا ہے

خدا کے بندوں میں جان آئی جو آج جانِ جہان آئی
نجات آئی زمیں پہ بھائی فلک بھی حسرت سے تک رہا ہے

عرش پہ خوشیاں منا رہے ہیں فرشتگاں یہہ سنا رہے ہیں
خدا کی تعریف گا رہے ہیں خوشی کا آنسو ٹپک رہا ہے

سنو تو بیت اللحم میں آیا خدا کا بیٹا نجات لایا
یہہ مژدہ ہمنے تمہیں بتایا کہ سر کو شیطاں پٹک رہا ہے

یہہ کیسا چہچہا ہے آج ہر سو صدائے قمری ہے کیسی کو کو
یہہ برگ و گل میں ہے کیسی خوشبو کہ باغ عالم مہک رہا ہے

وہ آج عالم میں گل ہے آیا کہ جسپہ بلبل کا دل ہے آیا
خزاں کا جسپر نہیں ہے سایا اُسی کا تارا دمک رہا ہے

مجوسی پورب سے آج آئے ستارہ دیکھا یہہ مژدہ لائے
جو سُنکے ہیرود تلملائے لعیں کا دل بو دھڑک رہا ہے

تو سُن او شیطان بات میری ارے او ملعون ہاتھ تیری
پُھڑ لکے اسنو تو دیکھ بیٹری فضول کیوں یہہ بھٹک رہا ہے

غزل دیگر

ایضاً

من تصنیف بابو طالب الدین بورڈنگ سکول لودیانہ

ہماری قسمت نے آنکھ کھولی کہ نور حق اب چمک رہا ہے
عزیز دیکھو صبح کا تارا اجالے کیسے دمک رہا ہے

یہہ کسکی آمد ہے آج کیونکہ ہر رنگ جہخ کہن دگرگوں
صدائے بربط ہے کیسی پیدا فلک پہ بسلا کھڑک رہا ہے

خدا کا بیٹا ہے جسم لیکر زمیں پہ آتا کہ فضل سے اب
بجائے انساں کو قہر حق سے جو غافلانہ بھٹک رہا ہے

ذرا یہہ بلبل سے کہدو جاکر خزاں سے فنا ہو آکر
یہہ مژدہ دیدو کہ باغ عالم میں گل کھلا ہے مہک رہا ہے

ہو حال شیطاں پہ غور کیجے کہ مارے ڈر کے ہے تھرتھراتا
بدن میں رعشہ جگر پہ لرزہ ہے سینہ اُسکا دھڑک رہا ہے

مسیح کے آنیسے زور شیطاں ہوا ہے بوسیدہ اسقدر اب
ذرا ہلاکے تو دیکھیں صاحب کہ بالکل اب تو ٹھٹک رہا ہے

مسیح کی قدرت کی سوئی لیکر نکال پھینکیں گے جڑ سے اب ہم
جو مدتوں سے ہمارے دل میں گناہ کا کانٹا کھٹک رہا ہے

ہو طالب حق مگر نہ مانے نہ لاوے دل سے یقین مسیح پہ
ادھر کا ہے نہ اُدھر کا ہے وہ یہہ بیچ میں ہی لٹک رہا ہے

تو سر کو موزی کے پھوڑ ڈالا اُٹھا کے آنکھوں کو دیکھ اب
پکڑ کے گردن سے پھر گھما کے زمیں پہ کیسے پٹک رہا ہے

مبارک آیا ہے اب دسمبر یہہ اُسکی تاریخ نسبت پنجم
کہ غم کا رخنہ بدلگیا ہے خوشی کا آنسو ٹپک رہا ہے

مسیحا اگر خبر لو میری دکھا دو صورت خدا سی اپنی
نہایا طالب تمہارا عاشق تمہاری خاطر پھڑک رہا ہے

رسیدات

مرزا اسمعیل خان صاحب ۔۔ عصہ	بابو لیارام صاحب ہوشیار پور ۔۔ ہ
حکیم جان محمد عنایت سلطان احمد صاحب نواب گنج ۔۔ عہ	سندر لال صاحب الور ۔۔ ہ

بابو آر - سی - سنگھ صاحب ہیڈ ماسٹر کرسچن بورڈنگ سکول ضلع دہتکی ۔۔ عہ

معرفت حضرت بلمیسح طالب الدین صاحب بزم اسمعیل صاحب حوالدار رجمنٹ لال صاحب